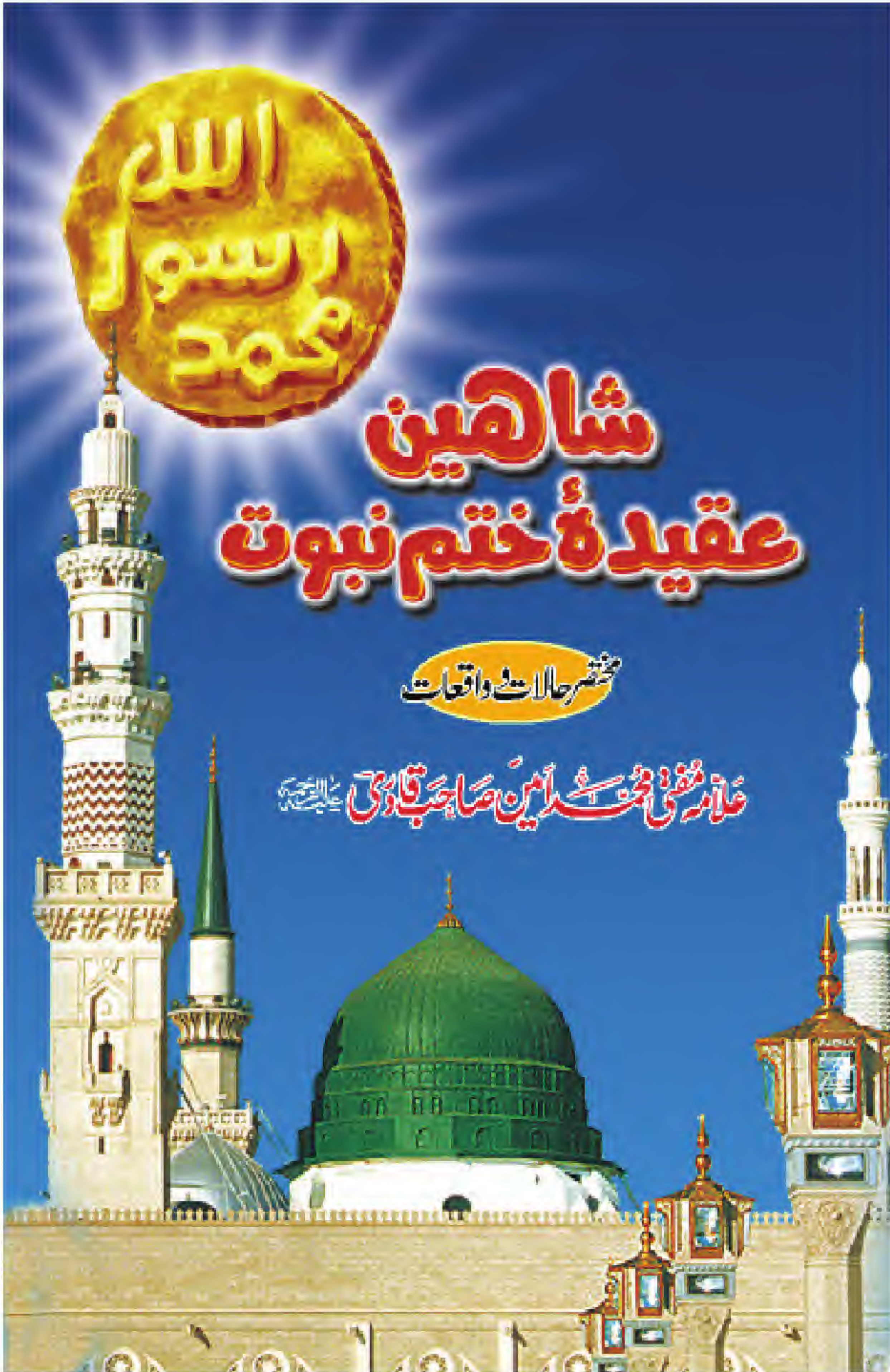




# شاهین عقیدہ ختم نبوت

مختصر حالات واقعات

علامہ مفتی محمد امین صاحب قادیانی علیہ السلام





الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَعَلَى الْكَافَّةِ وَأَصْحَبِكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

## مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

### پیدائش

حضرت علامہ مفتی محمد امین حنفی قادری عطاری رحمۃ اللہ علیہ بن محمد حسین محمد ابراہیم واڈی والا ۲۲ رجب المرجب بمطابق ۷ نومبر ۱۹۷۲ء کو کراچی کے علاقے کھارادر میں پیدا ہوئے۔ مفتی صاحب کا تعلق کتیانہ میمن جماعت سے تھا۔ والدین نے آپ کا نام محمد امین رکھا جبکہ آپ اپنے نام سے پہلے عبدالمصطفیٰ کا اضافہ فرماتے۔ مفتی صاحب کے علاوہ تین بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ والدین بجمہ تعالیٰ حیات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مفتی مرحوم کے والدین اور جملہ اہل و عیال کو خیر و عافیت اور مخلوق کی محتاجی کے بغیر درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین

### تعلیم و تربیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ﷺ گھر کا ماحول مذہبی اور پاکیزہ ہے جس کی وجہ سے شروع ہی سے مذہبی لگاؤ رہا اور یہی وجہ تھی کہ چھوٹی عمر میں ہی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ﷺ بلوغت کے بعد سے آخر تک کوئی نماز ذمے باقی نہیں تھی، یعنی صاحبِ ترتیب تھے اور سفر ہو یا حضر روزانہ بلا ناغہ عصر کی نماز کے بعد دلائل الخیرات شریف اور قصیدہ غوثیہ پڑھتے۔ اس کے علاوہ روزانہ رات میں یَا بَاقِیٰ سو مرتبہ پڑھنا اور شبِ جمعہ یہی ورد ایک ہزار مرتبہ پڑھنا اور درودِ پاک کی کثرت ان کی زندگی کا معمول تھا اور ہر وقت با وضو رہتے تھے۔ ۱۹۹۰ء میں درسِ نظامی کی طرف راغب ہوئے اور بحوالہ ۱۹۹۱ء میں کراچی کی مشہور علمی درسگاہ دارالعلوم امجدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے اور سیدی و سندی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس اور دستارِ فضیلت کے موقع پر ۱۹۹۸ء میں ملک کے نامور علماء و مشائخ کے علاوہ بھارت سے تشریف لائے ہوئے محدثِ کبیر شہزادہ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ اعظمی (مبارکپور) دامت برکاتہم العالیہ، شارحِ بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے پیرومرشد شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں دستارِ فضیلت ہوئی۔ مفتی صاحب نے دورہ حدیث جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا افتخار احمد صاحب مدنی قادری رضوی رحمۃ اللہ



علیہ سے پڑھا جن کے استاذ شہزادہ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری اور مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ علیہما تھے۔ مفتی صاحب خوش مزاج، ملنسار اور اچھے اخلاق و کردار کے مالک ہونے کیساتھ ساتھ اہلسنت کے انتہائی متحرک اور فعال عالم تھے۔ پاکستان اور دنیا بھر کے علماء و صلحاء سے رابطہ کرنا اور رکھنا ان کے مشغلے میں شامل تھا۔ ہر سال دعوتِ اسلامی کے سالانہ اجتماع ملتان میں دارالعلوم امجدیہ کے مدرسین و معاونین اور علمائے اہلسنت کے ایک بڑے قافلے کو لیکر پہنچتے اور اجتماع کے اختتام پر سب مزارات کی حاضری کے بعد آخر میں لاہور و اتان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کی حاضری اور پھر کراچی واپسی ہوتی۔ مفتی صاحب نے دارالعلوم امجدیہ میں اپنے زمانہ طالب علمی کے دوران بالخصوص دورہ حدیث کی تعلیم کے دوران جو خدمات انجام دیں وہ ادارے کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ دارالعلوم امجدیہ کی بزمِ امجدی رضوی کے ۱۹۹۶ء تا ۱۹۹۹ء تک صدر بھی رہے اور اس دوران بزم کی ترقی اور بہتری کیلئے جو عملی کام کیا وہ ان کے بعد آنے والے عہدیداران و اراکین کیلئے مشعلِ راہ بنا، خاص طور پر عرسِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر اہلسنت کے اکابرین علماء اور مدرسین و طلباء کی خوبصورت اور مدلل تحریروں سے آراستہ مجلہ ”رفیق علم“ کا از سر نو اجراء کروایا جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ  
 ﷺ۔ نیز دارالعلوم امجدیہ کے پچاس سال پورے ہونے پر ”رفیق علم کا گولڈن جوبلی نمبر“ شائع کرایا جس میں گولڈن جوبلی کی مناسبت سے دارالعلوم امجدیہ کیلئے پچاس اشعار کی نظم بھی لکھوائی۔ اسی طرح پاکستان کے پچاس سال پورے ہونے پر تحریکِ پاکستان میں شریک اکابرین اہلسنت کی خدمات کے اعزاز میں پچاس اشعار پر مشتمل ایک نظم بھی لکھوائی۔ اور اسی حوالے سے ”وفا کے پیکر“ نامی ایک کتابچہ شائع کرایا اور اس میں ”تحریک پاکستان میں علمائے اہلسنت کا کردار“ کے نام سے ایک بہترین مضمون تحریر کیا۔ یہ دونوں کتابیں عامۃ الناس میں بالعموم اور علماء و مشائخ میں بالخصوص بہت مقبول ہوئیں۔ مفتی صاحب مدارسِ اہلسنت کے ملک گیر ادارے ”تنظیم المدارس“ (پاکستان) کی مجلسِ عاملہ کے رکن بھی تھے۔ مفتی صاحب اپنے لئے ابوعلقمہ کی کنیت استعمال کرتے تھے جو کہ شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ حضرت علامہ مولانا افتخار احمد صاحب مدنی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں فارغ التحصیل ہوتے وقت عطا کی تھی۔ مفتی صاحب کی دنیاوی تعلیم ایم۔ اے اسلامیات تک تھی، میٹرک کتیانہ میمن اسکول لکری گراؤنڈ، بی کام سندھ مسلم



کامرس کالج کراچی (ایس ایم کالج) اور ایم اے اسلامیات کی ڈگری کراچی یونیورسٹی سے حاصل کی۔

### تدریس و افتاء

دورانِ تعلیم ہی رات میں درسِ نظامی کی تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور عمر کے آخری حصے تک یہ سلسلہ جاری رہا، جس دن آپ کا وصال ہوا اس دن نئے درجے کی نحو کی ابتدائی کتاب ”ہدایۃ النحو“ کا سبق شروع کروانا تھا۔ نور مسجد (کاغذی بازار) سے تدریس کا آغاز کیا، بعد میں انوارِ مدینہ مسجد، اسماعیل گینگ مسجد اور آرائیں مسجد (جمشید روڈ) میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں سے کئی مختلف جامعات میں تدریس کے فرائض اور اہم دینی امور کی نگرانی میں مصروف ہیں۔ جن میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگراں حاجی محمد عمران عطاری اور سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے روح رواں حاجی محمد بشیر فاروقی قادری بھی شامل ہیں۔ مفتی صاحب کے پیرزادے مولانا حاجی احمد عبید رضا عطاری ابنِ عطاری بھی آپ کے پاس پڑھتے رہے ہیں۔ چونکہ فقہ سے کافی لگاؤ تھا اس لئے دورانِ تعلیم و تدریس فقہ پر زیادہ توجہ رہی، یہی وجہ تھی کہ بعد از فراغت پہلے دارالعلوم امجدیہ میں حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالعزیز حنفی دامت برکاتہم العالیہ کی زیر سرپرستی اور پھر دارالعلوم غوثیہ پرانی سبزی منڈی کراچی کے دارالافتاء میں بیٹھ کر سینکڑوں فتوے تحریر فرمائے۔

### بیعت و خلافت

رمضان المبارک ۱۹۸۵ء میں اعتکاف کے دنوں میں جامع مسجد گلزار حبیب واقع سوہجہ بازار کراچی میں امیر اہلسنت، شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھ پر قادری رضوی سلسلے میں بیعت ہوئے۔ مفتی صاحب کو کئی بزرگوں سے دلائل الخیرات شریف، درودِ تاج اور کئی وظائف و اعمالِ رضا کی اجازت حاصل تھی، خاص طور پر مکہ مکرمہ کے مشہور عالم دین محدث الحرمین حضرت شیخ محمد بن علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ، مدینہ طیبہ کے مشہور عالم اور مستجاب الدعوات شیخ زکریا بخاری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ معروف مدنی، شیخ طبر مدنی، شیخ ابوبکر صدیق الجزائری، یمن سے شیخ سید حبیب العالی، ہند سے نبیرہ اعلیٰ حضرت تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا الازہری دام فیوضہم، فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ اور رئیس القلم والتحریر حضرت علامہ مولانا ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ، پاکستان سے مفتی اعظم مفتی ظفر علی نعمانی



رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے پیرومرشد سے دلائل الخیرات شریف اور دیگر وظائف کی اجازتیں حاصل تھیں اور حال ہی میں مفسر قرآن، محدث اعظم حضرت علامہ مولانا حافظ غلام حسین رازی رضوی قادری المعروف عبدالمصطفیٰ رضا (ملتان) دامت برکاتہم العالیہ سے بھی خلافت و دستار فضیلت حاصل ہوئی تھی جو حضرت سیدنا امام باقرؑ کی اولاد میں سے ہیں۔

### وعظ و تقریر

اپنے گھر کے قریب جامع مسجد اسماعیل گریگا میں جمعۃ المبارک کا بیان فرماتے، چونکہ غزالی زماں رازیؒ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ سے کافی عقیدت و محبت تھی اس لئے انداز بیان و استدلال کاظمی شاہ صاحب کا اختیار فرماتے۔ جمعہ کے بیان کے علاوہ دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی میں کئی مرتبہ اور دعوت اسلامی کے بین الاقوامی اجتماع ملتان اور بین الصوبائی اجتماع کراچی میں بھی بیان کی سعادت حاصل کی۔ کئی جگہوں پر پندرہ روزہ اور ماہانہ درس قرآن کی محفلیں سجاتے اور بیان فرماتے۔ کئی موقعوں پر بڑی محافل میں اور حج کی تربیتی نشستوں میں تربیتی بیانات فرماتے اور خاص کر مکہ المکرمہ اور مدینہ طیبہ میں جب جاتے تو وہاں بھی نجی محفلوں میں بیان کی سعادت حاصل کرتے اور دنیا بھر سے آنے والے لوگ مفتی صاحب کے فقہی مسائل اور علمی نکات سے محفوظ ہوتے۔

### اکابرین سے محبت

اپنے پیرومرشد سے بہت محبت رکھتے اور غزالی زماں رازیؒ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی، فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی اور رئیس القلم والتحریر حضرت علامہ مولانا ارشد القادری علیہم الرحمۃ کی علمیت کے بے پناہ قائل تھے جس کی وجہ سے ان حضرات سے محبت بھی زیادہ تھی۔ آخر الذکر دونوں بزرگ بھی مفتی مرحوم سے شفقت و محبت کا اظہار فرماتے اور جب بھی پاکستان تشریف لاتے تو مفتی صاحب کی دعوت ضرور قبول کرتے۔ ایک انگلشٹری جو مفتی مرحوم کو حضرت علامہ سید مظہر سعید کاظمی (امیر جماعت اہلسنت پاکستان) کے ذریعے سے ملی تھی جس میں گلینہ علامہ کاظمی شاہ صاحب کی انگلشٹری کا تھا اسے تادمِ آخر بطور برکت پہنے رکھا۔ شہزادہ قطب مدینہ حضرت علامہ مولانا فضل الرحمن مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے دولت کدے پر مدینہ شریف میں لازمی حاضری دیتے اور ڈاکٹر رضوان مدنی ابن مولانا فضل الرحمن مدنی بھی مفتی صاحب سے بہت زیادہ محبت فرماتے۔



وصال سے قبل چونکہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے کام کی طرف جنون کی حد تک رغبت ہو چکی تھی اس لئے اس میدان کے فاتحین کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے۔ جن میں علامہ غلام دستگیر قسوری، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، پروفیسر الیاس برنی اور قائد اہلسنت حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی علیہم الرحمۃ شامل ہیں۔

### حج و عمرہ و زیارت مدینہ طیبہ

تین بار حج بیت اللہ اور کئی بار عمرے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک عمرہ ربیع الاول شریف میں اور باقی تمام عمرے رمضان شریف میں ادا کئے اور عمرے میں تقریباً ہر بار ہی ۷ رمضان کو بدر شریف کی حاضری کی سعادت بھی حاصل کرتے اور ہر بار ہی مدینہ طیبہ کی حاضری کی سعادت بھی حاصل کی۔ جب تک مکہ المکرمہ اور مدینہ طیبہ میں رہتے ہر مرتبہ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں حاضر ہونے سے قبل تازہ غسل کرتے سرکار ﷺ کے مواجہہ اقدس میں حاضر ہونے سے قبل زمزم شریف اس نیت سے پیتے کہ مواجہہ اقدس پر معمولات اہلسنت کے مطابق ہاتھ باندھ کر درود و سلام پڑھتے ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہوئے دیکھ کر وہاں متعین کوئی سپاہی انھیں تنگ نہ کرے۔ کیونکہ بد قسمتی سے آج کل وہاں ہاتھ باندھ کر درود و سلام پڑھنے اور سرکار ﷺ سے استغاثہ کرنے اور مواجہہ اقدس کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے سے روکا جاتا ہے جبکہ صحابہ کرام اور بزرگان امت سے اس کا ثبوت موجود ہے اور بزرگوں نے اس موضوع پر کئی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں ہیں۔ مدینہ طیبہ میں ہر بدھ کو حضرت سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر شہدائے اُحد شریف کے مزارات پر ضرور حاضری دیتے۔ غالباً یہی عقیدتیں تھیں کہ جس کی وجہ سے مفتی مرحوم کے وصال کا دن شہدائے بدر شریف کی سترہویں کی نسبت سے سترہ اور تدفین سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے دن بدھ کی نسبت سے شب بدھ کو ہوئی۔ مفتی صاحب کا ۱۳۲۶ھ (یعنی سال وصال) کے حج کا ویزہ اور روانگی کی تاریخ بھی آچکی تھی مگر مفتی صاحب نے دیگر مصروفیات کی وجہ سے حج کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا لیکن روانگی کی جو تاریخ اور وقت آیا تھا وہ وہی وقت تھا جس وقت آپ کے جسد کو لحد میں اتارا جا رہا تھا۔

### زیارت شام و عراق

مفتی صاحب نے پاکستان سے باہر کا پہلا سفر ۱۹۹۰ء میں مفتی اعظم پاکستان وقار الملت والدین مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی معیت میں بغداد شریف، کربلائے معلیٰ اور نجف اشرف کا کیا



جہاں اہلبیت اطہار علیہم الرضوان اور اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ خصوصاً امام اعظم ابوحنیفہ اور سرکار بغداد حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے مزارات پر حاضری دی اور غوث پاک کے دربار میں ختم قادریہ بھی پڑھا گیا اور اسی سفر میں پہلی بار عمرہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ اس کے علاوہ ملک شام کے اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے مزارات کی زیارت کیلئے دوبار سفر کیا۔

### عقیدہ ختم نبوت

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر علمائے اہلسنت کی نایاب کتابوں کو جمع کرنا اور انہیں جدید کمپوزنگ اور نئے انداز سے لانے کا کام مفتی صاحب کا وہ عظیم کارنامہ ہے جو آپ کی پہچان بن گیا اور خصوصاً اس کام کی وجہ سے بزمِ علم و دانش میں آپ کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اس عظیم الشان کام کیلئے آپ نے پاکستان بھر کی کافی لائبریریوں کی خاک چھانی، جہاں خود نہ پہنچ سکے وہاں اپنے مہتمدین کو بھیج کر معلومات حاصل کیں۔ اور یہ ایسا منفرد کام ہے جس کی طرف آپ سے پہلے علمائے اہلسنت کی یا تو توجہ نہ گئی یا توجہ تو گئی مگر وسائل کی عدم دستیابی مانع رہی۔ اس جامع اور مدلل انسائیکلو پیڈیا کے کام کی ابتدائی چھ جلدیں ”عقیدہ ختم نبوت“ کے نام سے جو کہ کم و بیش چار ہزار صفحات پر مشتمل ہیں بہت جلد منظرِ عام پر آنے والی ہیں اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ۔ اور باقی جلدوں پر بھی کام جاری رہے گا جو کہ اندازاً دس ہزار صفحات اور مزید چودہ جلدوں پر مشتمل ہوگا اس طرح کل بیس جلدیں ہوں گی اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں باقی ماندہ کام کو مفتی صاحب کے طریقہ کار اور سوچ کے مطابق کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے اور ہمیں مفتی صاحب کا نعم البدل عطا فرمائے امین۔ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری اس کام کے سلسلے میں بہت تعاون فرماتے اور اپنی ذاتی لائبریری کی کئی کتابیں مفتی صاحب کے پاس بھجوا دیتے اور جوابی خط بھی بہت جلدی روانہ فرماتے۔ مفتی صاحب نے پہلی بار دارالعلوم امجدیہ میں عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں پندرہ روزہ تربیتی کورس، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی کے ذریعے مفتی اعظم مفتی ظفر علی نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگرانی میں کروایا، کورس کے اختتام پر اسناد بھی جاری کی گئیں۔ ہر سال ۷ ستمبر کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں بہت خوبصورت اور اکابرین کی مدلل تحریروں سے مزین ایک پوسٹر بھی شائع کرتے اور پورے پاکستان میں اس کو لگوانے کا اہتمام کرتے اور یہ سلسلہ گزشتہ پانچ سالوں سے جاری ہے۔ مفتی



مرحوم کی خدمات اور کاوشوں کی بناء پر حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی انھیں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ایک مرتبہ تو مفتی صاحب کی آمد پر بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی جگہ سے والہانہ کھڑے ہو گئے اور محبت اور شفقت سے مفتی صاحب کی پیشانی اور ہاتھوں کو بوسہ دیا اور دعاؤں سے نوازا۔

### وصال

مفتی صاحب اپنا اور اپنے اہل و عیال کا بہت خیال رکھتے۔ ہفتہ ۷ دسمبر ۲۰۰۵ء کا معمولی بخار اتوار ۱۸ دسمبر کو شدت اختیار کر گیا جس کی وجہ سے انھیں ہسپتال لے جایا گیا۔ مفتی مرحوم نے آخری کلمات اپنی زبان سے مَا سِوَى اللَّهِ (اللہ کے سوا کچھ نہیں) اور سُبْحَانَ اللَّهِ (اللہ پاک ہے) ادا کئے اور کوما (بے ہوشی) میں چلے گئے، آئی سی یو میں بے ہوشی کی حالت میں مفتی مرحوم کی زبان تالو سے لگ رہی تھی اور دیکھنے والے لوگوں نے یہ اندازہ لگایا کہ جیسے اللہ، اللہ کہہ رہے ہوں۔ دو دن بلڈ پریشر، شوگر اور بخار کی کیفیت رہی۔ اس دوران سینکڑوں معتقدین، محبین اور ایک بڑی تعداد شاگردوں کی آتی رہی، کئی علمائے کرام بھی اس دوران تشریف لائے اور دعائے صحت کرتے رہے۔ ۲۰ دسمبر ۲۰۰۵ء شب بدھ ۱۸ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ کو نماز مغرب کے وقت پاکستانی وقت کے مطابق تقریباً چھ بجکر تیس منٹ پر اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ غسل اور تدفین کے وقت چہرہ انتہائی مطمئن تھا گویا کہہ رہے ہوں کہ

میرے جنازے پہ رونے والو! فریب میں ہو بغور دیکھو  
مرا نہیں ہوں غم نبی (ﷺ) میں لباسِ ہستی بدل گیا ہوں

### نماز جنازہ و تدفین

مفتی مرحوم کی میت ان کے گھر رات آٹھ بجے لائی گئی اور نماز جنازہ اسی رات یعنی شب بدھ کو رات بارہ بجے دارالعلوم امجدیہ میں رکھی گئی، اس مختصر سے وقفے میں بھی مفتی مرحوم کے عقیدت مندوں اور محبین کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا جس کی تعداد ہزاروں میں تھی اور اسی کثرتِ اثر دہام کی وجہ سے نماز جنازہ دارالعلوم امجدیہ کی بجائے مین روڈ پر ادا کی گئی۔ محدث کبیر شہزادہ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ اعظمی (مبارکپور، انڈیا) نے نماز جنازہ پڑھائی اور سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کے سچے محب اور شاہینِ عقیدہ ختم نبوت کی ”میوہ شاہ قبرستان“ میں مزار خلیفہ مفتی اعظم ہند



اور عاشق اعلیٰ حضرت شیخ الحدیث و مفتی دارالعلوم امجدیہ حضرت علامہ مولانا مفتی قاری محبوب رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دائیں پہلو میں تدفین ہوئی۔

عاشق کا جنازہ تھا بڑی دھوم سے نکلا

### پسماندگان و اولاد

مفتی مرحوم کے وصال کے پندرہ دن کے بعد آپ کے گھر ایک بیٹے کی ولادت ہوئی، جس کا نام ”محمد“ اور پکارنے کیلئے آپکی خواہش کے مطابق ”علقمہ“ رکھا گیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ علقمہ کو ایمان کی سلامتی کیساتھ درازی عمر بالخیر عطا فرمائے اور انھیں اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے امین۔ مفتی مرحوم کا مذکورہ بیٹا، بیوی، ایک ڈھائی سالہ بیٹی، والدین، بھائی اور بہنیں حیات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان تمام کو درازی عمر بالخیر عطا فرمائے اور مفتی صاحب کے وصال کے صدے کو برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے امین

### قبولیت عامہ

چونکہ مفتی صاحب کے روابط بہت زیادہ تھے اس لئے جنہیں بھی ان کی علالت کی اطلاع ملی وہ مضطرب ہو گیا اور اس نے مفتی مرحوم کے بھائیوں اور قریبی ساتھیوں کو فون کر کے معلومات حاصل کیں۔ ان کے پیر و مرشدان کی بیماری اور وصال کے وقت بیرون ملک تھے، لیکن جب انھیں مفتی صاحب کی بیماری کی اطلاع ملی تو انھوں نے مفتی صاحب کے بھائی کو فون کر کے معلومات حاصل کیں، دعائے صحت اور صبر کی تلقین کی۔ مفتی صاحب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بیماری کے دوران اور وصال کے بعد پاکستان کے تقریباً تمام بڑے شہروں کے علاوہ مکہ المکرمہ، مدینہ طیبہ، جدہ، عرب امارات، افریقہ، امریکہ، ہالینڈ، برطانیہ، آسٹریلیا، انڈیا اور سری لنکا وغیرہ سے فون آتے رہے۔ مفتی مرحوم کی علالت سے لیکر وصال اور پھر سوئم تک جن علمائے کرام، سنی تنظیموں کے ذمہ داران اور جن حضرات نے ہسپتال میں عیادت اور پھر گھر اور سوئم میں شریک ہو کر تعزیت کی یا فون کے ذریعے رابطہ کیا ان میں سے چند مشہور شخصیات کے نام یہ ہیں۔ محدث کبیر شہزادہ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ اعظمی (مبارکپور، انڈیا)، حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری امیر جماعت اہلسنت پاکستان (کراچی)، سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ امین ملت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی (مارہرہ شریف، انڈیا)، مفتی مرحوم کے پیر و مرشد حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی، نائب سجادہ



نشین سید نجیب حیدر برکاتی (مارہہ شریف، انڈیا)، صاحبزادہ مفتی محمد جان نعیمی، شیخ الحدیث دارالعلوم  
 امجدیہ علامہ مولانا محمد اسماعیل ضیائی، علامہ مولانا سید ظفر علی شاہ مہروی (لودھراں)، مفسر قرآن علامہ  
 مولانا حافظ غلام حسین رازی رضوی (ملتان)، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد  
 ابراہیم (سکھر)، علامہ مولانا حلیم احمد اشرفی (نانا میاں)، شہزادہ صدر الشریعہ علامہ مولانا قاری رضاء  
 المصطفیٰ اعظمی، علامہ مولانا منظور احمد فیضی (احمد پور شرقیہ)، علامہ مولانا فیض احمد اویسی (بہاولپور)،  
 علامہ مولانا مفتی منیب الرحمن (چیئر مین رویت ہلال کمیٹی)، علامہ مولانا مفتی عبدالعزیز حنفی، نبیرہ  
 صدر الشریعہ علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی، علامہ مولانا غلام قمر الدین سیالوی، علامہ مولانا محمد  
 صدیق ہزاروی (لاہور)، صاحبزادہ عبدالصطفیٰ ہزاروی (لاہور)، علامہ مولانا مختار احمد صاحب،  
 صاحبزادہ محمد انس نورانی، صاحبزادہ محمد اولیس نورانی، صاحبزادہ علامہ مولانا کوب نورانی اوکاڑوی،  
 علامہ مولانا عبدالحلیم ہزاروی، مولانا حافظ خادم حسین صاحب (لاہور)، مولانا محمد بشیر فاروقی (سیلانی  
 ویلفیئر ٹرسٹ)، مولانا جاوید مننگرائی، مولانا محمد عثمان برکاتی، مولانا غلام غوث بغدادی، مفتی آصف  
 عبداللہ، مشہور نعت خواں حاجی محمد اولیس رضا قادری، مولانا سید مظفر حسین شاہ، مولانا وسیم ضیائی، مولانا  
 سید ثار احمد اختر، مولانا خلیل الرحمن چشتی، مولانا سید حمزہ علی قادری، مولانا اکرام المصطفیٰ اعظمی،  
 صاحبزادہ ریحان امجدی، مولانا سہیل رضا امجدی، مولانا حافظ غلام رسول، مولانا لیاقت حسین اظہری،  
 مولانا عبدالحبیب گنگ، مولانا محمد اسلم رضا عطاری شامی، مولانا محمد انیس رگیلا، مولانا محمد عاطف غلام  
 دستگیر گیلانی، سید عبدالوہاب قادری، مولانا رفیق عباسی، صوفی محمد حسین، مولانا مبارک قادری، مولانا  
 ناصر ترابی، مولانا سید زمان جعفری، مولانا عظیم اللہ مبین، مولانا رفیع الرحمن، مولانا محمد ہارون قادری،  
 مولانا محمد افضل امجدی، حافظ محمد عمران قادری، مولانا محمد الطاف قادری، حاجی حنیف طیب (سابق وفاقی  
 وزیر)، سید عبدالقادر شاہ صاحب (باپو شریف)، حاجی عبدالعزیز رگیلا، جماعت اہلسنت کے کئی ذمہ  
 داران جن میں خاص طور پر مولانا ابرار احمد رحمانی، مولانا رئیس قادری، محمد حسین لاکھانی، دعوت اسلامی  
 کے کئی ذمہ داران جن میں خاص طور پر صاحبزادہ عطار مولانا حاجی احمد عبید رضا، صاحبزادہ عطار محمد  
 بلال رضا، حاجی محمد عمران عطاری، سنی تحریک کے کئی ذمہ داران جن میں خاص طور پر مولانا عباس  
 قادری، مولانا افتخار بھٹی اور مولانا اکرم قادری، جمعیت علماء پاکستان کے عبدالرزاق سانگانی، شبیر ابو  
 طالب، قاضی احمد نورانی، مولانا عقیل انجم، وزیر رہبر، Qtv کے خلیل وارثی، لیک چینل کے صدیق



اسمعیل، ان کے علاوہ ڈاکٹر محمد ضیاء، محمد شوکت قادری (قادری کولڈ ڈرنک)، محمد فیصل میاری والا، کاروباری شخصیات میں حاجی عبدالرحیم گیرگا پردیسی، حاجی ابوبکر پردیسی، حاجی عبدالستار پردیسی، حاجی امین پردیسی، حاجی عبدالصمد پردیسی، حاجی انیس پردیسی، حاجی ناصر فلک، حاجی مناف اتارا، حاجی عبدالجید پردیسی، حاجی حنیف پردیسی، حاجی ناصر پردیسی، حاجی الطاف پردیسی، حاجی عبدالقادر پردیسی، حاجی عبدالغفار برکاتی، حاجی عارف برکاتی، حاجی عبداللطیف نورانی، حاجی جمال عبدالرؤف۔ اور تقریباً مفتی صاحب کے ہر متعلق نے اور ان کی فیملی نے تعزیت کی۔ اس کے علاوہ مفتی مرحوم کی فیملی کے تمام اعضاء واقرباء نے بھی شرکت کی۔ مفتی مرحوم کی علالت اور انتقال کی خبر **ARY**، **QTV**، **ANYONE**، جیو، آج، ہم، لبیک، اور دوسرے ٹی وی چینلز پر بھی نشر ہوئی۔ اور ملک کے قومی اخبارات نے بھی خبریں شائع کیں۔

ان شخصیات کے علاوہ ہزاروں لوگوں نے شرکت کی جن کا الگ الگ یہاں تذکرہ کرنا محال ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب لمیب ﷺ کے صدقہ و طفیل مفتی مرحوم کی دینی خدمات کو قبول فرمائے، انکے درجات بلند فرمائے اور محبوب کریم ﷺ کی شفاعت کے صدقے میں جنت میں محبوب ﷺ کا جوار عطا فرمائے آمین۔

### ایصالِ ثواب

مفتی مرحوم کے ایصالِ ثواب کیلئے سینکڑوں قرآن پاک، کروڑوں کی تعداد میں ذکر اللہ اور درود پاک، لاکھوں کی تعداد میں آیت کریمہ، سورۃ الاخلاص، آیت الکرسی وغیرہ پڑھے گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں سورۃ بقرہ، سورۃ الملک اور سورۃ مزمل پڑھی گئیں۔ علالت کے دوران ہسپتال میں بھی اور دوسری کئی جگہوں پر ختم قادریہ، ختم غوثیہ اور ختم خواجگان کا اہتمام ہوا۔ سوئم کی محفل اسماعیل گیرگا مسجد میں ہوئی جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔ دعوتِ اسلامی کے کئی مدنی قافلوں نے سنتوں بھر سفر اختیار کیا، لا تعداد عمرے آپ کی طرف سے کئے گئے، مفتی مرحوم کے ایصالِ ثواب کیلئے آپ کے کئی چاہنے والوں نے اس سال کا حج آپ کی طرف سے ادا کیا۔ اور دنیا کے کئی ملکوں اور کئی شہروں میں دعائے مغفرت کی گئیں۔ مفتی مرحوم کا جنازہ دیکھ کر اور پھر کثرت سے ایصالِ ثواب دیکھ کر کئی حضرات نے تمنا ظاہر کی کہ کاش! یہ ہمارا جنازہ ہوتا۔ (آسمان ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے)

ایسے نیک مومن کی موت کیلئے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا



عرش پہ دھوئیں مچیں وہ مومن صالح ملا فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا  
اللہ تبارک و تعالیٰ مفتی مرحوم کو کروٹ کروٹ چھین اور سکون نصیب فرمائے ان کے درجات کو بلند  
فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے آمین۔

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہو بھلے  
لواء کے تلے ثناء میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے  
سوئم میں علمائے کرام کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی اور ان میں سے کئی علمائے کرام نے مفتی مرحوم کی  
دینی خدمات پر اپنے اپنے تعزیتی پیغامات قلمبند کروائے جس میں مفتی صاحب کو زبردست الفاظ  
میں خراج تحسین پیش کیا۔ ان کے پیغامات اور مزید علماء و مشائخ کے خطوط اور پیغامات کو آئندہ شائع کیا  
جائے گا اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ۔

نوٹ: یہ تحریر مفتی محمد امین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہلم کے موقع پر تقسیم کی گئی جو کہ اسماعیل گریگا مسجد جمشید  
روڈ میں 29 جنوری 2006ء کو عصر تا عشاء منعقد ہوا۔



وہ عبد مصطفیٰ مفتی علیہ الرحمہ

نتیجہ فکر: ابوالفتح ثار احمد اختر قادری امجدی

امین دین و ملت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی  
امن کی اک علامت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی  
امن ایماں امانت کے درخشاں جس میں جلوے تھے  
جمیل خلق و خلقت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی  
حقیقت کردیئے سپنے قلیل عمر میں جس نے  
خدا کی اک امانت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی  
عمل پیرائے سنت اور متلاشی حقیقت کا  
وفادار شریعت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی  
تدر داں علم و علماء کا ادب کرتا تھا ہر اک کا  
شنا سائے طریقت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی  
ندائے اہل سنت تھا صدائے اہل سنت تھا  
وفاق اہل سنت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی  
اسے نسبت تھی امجدیہ سے الفت تھی ادارے سے  
رضائے امجدیت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی  
قضائے قادیانیت بلا بر قصر نجدیت  
دفاع اہل سنت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی  
وہ ہم عصروں میں دانا اور علماء میں یگانہ تھا  
رفیع شان و شوکت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی  
لگائی جذبہ خالص کی قیمت کتنوں نے لیکن  
بڑا با عزم و ہمت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی  
عزز تھا وہ خود عزت سے پیش آنے کا عادی تھا  
حلیم و خوش طبیعت تھا وہ عبد مصطفیٰ مفتی



رہ عرفان کا سالک زمامِ علم کا مالک  
 بقیضِ امجدیت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی  
 وہ تھا خوش خلقی وہ شیریں بیانی میں مثالِ اپنی  
 خطیبِ خوش خطابت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی  
 جمالِ اُلفتِ نبوی سے روشن تھی جبین جس کی  
 کمالِ علم و حکمت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی  
 رہے گا زندہ جاوید نامِ اسکا مقامِ اسکا  
 کہ جبلِ استقامت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی  
 مرادِ عالمانِ حق و بزمِ علم کی رونق  
 رہِ رُشد و ہدایت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی  
 کریم و ذوسعادت اور استاذوں کی عزت تھا  
 اعزا کی محبت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی  
 وہ اپنی ذات میں اک انجمن تھا گرچہ تنہا تھا  
 جمعیت اور جماعت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی  
 رفیقِ علم و اربعینِ عقیدہ و وفا پیکر  
 یہ جسکا کارِ ہمت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی  
 کیا ختمِ نبوت پر مرتب ہیں جلدوں میں  
 جو کامِ اہل سنت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی  
 سلام اس وصفِ ختمِ مرسلین کے جاں فدائی پر  
 جو مشاقِ شہادت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی  
 اسے ختمِ نبوت کے عہدے کے تحفظ میں  
 کہوں! سالارِ ملت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی  
 اسے حقِ قیادت تھا جمعیت اور جماعت کا  
 ترقی پر بدرجت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی



وہ اپنوں کیلئے رَحْمَہَ آءُ بَیِّنَہُہُم کا آئینہ

عدو پہ تیغِ شدت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ

ہے عبدِ مصطفیٰ یو علقمہ فردوس میں خوش یوں

کہ بوئے عطرِ جنت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی

چمن زارِ مدینہ و حرم کا بلبلِ شیدا

گلِ گلزارِ جنت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی

گلستانِ امیں میں علقمہ گل بو اُمیمہ ہیں

اسی گلشن کی زینت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی

ہو یارب علقمہ علمی و عملی جانشین اُسکا

کہ جیسا نیک سیرت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی

طفیلِ شافعِ محشرِ خدایا اس پہ رحمت کر

طلبِ گارِ شفاعت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی

اسے اب دیکھنے فردوس میں جا کر ثمارِ اختر

جو عاشقِ پاک طینت تھا وہ عبدِ مصطفیٰ مفتی

ۛ علقمہ (صاحبزادہ) اُمیمہ (صاحبزادی) مفتی صاحب کی ہیں۔



# مادہ ہائے سن وصال

علامہ مفتی محمد امین صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۲۶ھ

- حُبِ پیغمبرِ مَفتی محمد امین علیہ الرحمہ
- صاحبِ فتویٰ: رحمۃ اللہ علیہ
- یا اللہ یا رحیم، افسردہ فی دار الجنان
- مزار، مفتی محمد امین میمن قادری
- یا نافع، افسردہ فی الخا

۲۰۰۵ء

- حُبِ الہ، ادیب دارِ عقیدہ ختم نبوت
- نویس بیانِ جدِ مہربان با تان عقیدہ ختم نبوت
- مجاہد، جامعِ جدِ مہربان با تان عقیدہ ختم نبوت
- تاریخِ وفات، نیکوکار

پوش کوکب نورانی اوکاٹوی